بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۰ ظہور ۱۳۴۶ھش ۲ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ ۱۰ اگست ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۷۸

اخبار احمدیہ

٭ کراچی سے میجر مسعود احمد صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بیٹے کا اپریشن ہو رہا ہے وہ احباب سے اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

٭ عزیزم ریاض قطب احمد بٹ صاحب کراچی میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ یہ تعلیم القرآن کلاس سے واپسی پر بیمار ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفا بخشے۔ آمین

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

"امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا ناصر احمد ایک دل موہ لینے والی شخصیت ہیں"

"جس سے عرفان نیکی اور رواداری کی کرنیں پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہیں"

زیورک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر وہاں کے روزنامہ "ٹاگس انسائیگر" کا نوٹ

زیورک (بذریعہ ڈاک) سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر وہاں کے سب سے زیادہ کثیر الاشاعت اور مقبول ترین اخبار "ٹاگس انسائیگر" (TAGES-ANZEIGER) نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے اپنی ۱۲ جولائی کی اشاعت میں لکھا۔

"امام حضرت مرزا ناصر احمد ایک دل موہ لینے والی شخصیت ہیں جس سے عرفان نیکی اور رواداری کی کرنیں پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہیں۔ اور عرفان نیکی اور رواداری ہی وہ نصب العین ہے جس کے لئے جماعت احمدیہ زیورک سوئٹزرلینڈ میں سرگرم عمل ہے۔ جماعت احمدیہ صحیح اسلامی تصورات کی علمبردار ہے۔ اس کی دیگر خدمات کے علاوہ ایک اہم خدمت یہ ہے کہ اس نے قرآن کریم کے متعدد زبانوں میں مستند تراجم شائع کئے ہیں۔ جنہوں نے مغربی دنیا میں اسلامی فکر کا بہتر شعور پیدا کیا ہے۔"

زیورک سے شائع ہونے والا سوئٹزرلینڈ کا روزنامہ "ٹاگس انسائیگر" ایک قومی روزنامہ کی حیثیت رکھتا ہے اور جملہ روزناموں میں سب سے زیادہ کثیر الاشاعت ہے اس نے ۱۲ جولائی کی اشاعت میں اس استقبالیہ تقریب کی رپورٹ شائع کی ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں مورخہ ۱۰ جولائی کی شام کو منعقد کی گئی تھی۔ اس رپورٹ کے ساتھ اخبار مذکور نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک فوٹو بھی شائع کیا ہے۔ جو ۱۱ جولائی کو حضور کے اعزاز میں دیئے گئے ظہرانہ کے موقعہ پر لیا گیا تھا۔ فوٹو میں حضور اقدس کے ہمراہ نائیجیریا کے سفیر ہز ایکسی لینسی الحاج سولے ڈیڈے کولو، سفیر جمہوریہ ترکی ہز ایکسی لینسی نجم الدین تنجل اور سابق وزیر اعظم عراق ڈاکٹر محمد فاضل الجمالی نظر آ رہے ہیں۔

اخبار مذکور کے نوٹ کا ترجمہ جو زیورک سے مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ارسال فرمایا ہے ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

اخبار نے اپنا یہ نوٹ "اسلام کی بلند پایہ قابل تعظیم شخصیت زیورک میں" کے زیر عنوان شائع کیا۔ اس عنوان کے تحت وہ رقمطراز ہے:۔

"اسلام کی بلند پایہ قابلِ تعظیم شخصیت زیورک میں"

"اسلامی دنیا کی بلند پایہ اور قابلِ تعظیم شخصیت یعنی حضرت مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ بروز دوشنبہ قبل دوپہر فرینکفورٹ سے زیورک کی مسجد محمود" واقع فورخ روڈ میں تشریف لائے۔ اسلام کے مختلف یورپین مراکز کا دورہ کرتے ہوئے دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ (جس کا مرکز پاکستان میں ہے) کے امام حضرت مرزا ناصر احمد نے ہمارے شہر میں بھی قدم رنجہ فرمایا۔ آپ یہاں سے ہالینڈ تشریف لے جائیں گے۔ وہاں سے ہمبرگ ہوتے ہوئے آپ کوپن ہیگن پہنچیں گے جہاں آپ ۲۱ جولائی کو یورپ کی پانچویں مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔ یہ مساجد مغربی یورپ میں گزشتہ بارہ سال میں تعمیر ہوئی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے امام جن کی عمر اب اٹھاون سال ہے ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو امام جماعت منتخب ہوئے۔ آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں آپ نے اپنے وطن کی اعلیٰ درس گاہوں نیز آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی۔

امام حضرت مرزا ناصر احمد ایک دل موہ لینے والی شخصیت ہیں۔ جس سے عرفان نیکی اور رواداری کی کرنیں پھوٹ کر نکلتی ہیں۔ عرفان نیکی اور رواداری ہی وہ نصب العین ہے جس کے لئے جماعت احمدیہ زیورک سرگرم عمل ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۶۷ء

اطاعتِ خدا و رسول

جو لوگ کسی امر کی سرانجام دہی کا تہیہ کر کے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کے لئے لازم ہے کہ وہ اس کام میں مخلص ہوں اور جو نظام اس کام کی سرانجام دہی کے لئے بنایا جائے۔ اس کی پوری پوری اطاعت کریں۔ حکایت ہے کہ ایک کنبہ سفر کر رہا تھا وہ تھک کر جنگل میں ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے بیٹھ گیا۔ اور کھانے پکانے کا انتظام کرنے لگا۔ کنبہ کے سربراہ نے ہر فرد کے ذمہ ایک کام لگا دیا۔ اور ہر فرد نے اپنا اپنا کام پوری اطاعت کے ساتھ سرانجام دیا۔ کھانا کھا کر وہ لیٹے ہی تھے کہ درخت پر سے ایک پرندہ بولا۔ اے نیک بخت خاندان فلاں جگہ خزانہ دفن ہے۔ اسے نکال لو۔ جب جگہ کھودی گئی تو واقعی خزانہ موجود تھا۔ وہ تمام کنبہ خوش ہو گیا۔ اور خزانہ لے کر گھر واپس چلے آئے۔ پہلے وہ مفلس تھے مگر اب دولتمند ہو چکے تھے۔ اور انہوں نے اپنی داستان دوسروں کو بھی سنائی اور بتایا کہ جنگل میں فلاں درخت کے نیچے ہم اترے تھے تو یہ ماجرا پیش آیا تھا۔ ایک اور کنبہ نے جب یہ داستان سنی۔ تو وہ بھی اس درخت کے نیچے جا اترا۔ مگر حالت یہ تھی کہ جب کنبہ کے سربراہ نے ایک فرد سے کہا کہ جاؤ پانی لے آؤ تو اس نے جواب دیا میں کیوں جاؤں فلاں سے کہو۔ جب اس سے کہا تو اس نے بھی یہی جواب دیا۔ حتیٰ کہ کنبہ کا کوئی فرد بھی پانی لینے نہ گیا۔ نہ کھانا پکا اور نہ انہوں نے کچھ کھایا۔ وہ اسی کشمکش میں باہم جھگڑ رہے تھے۔ کہ اوپر سے پرندہ بولا۔ کہنے لگا کہ اے بدنصیب کنبے تمہارے لئے کچھ بھی نہیں جاؤ۔ اور اسی طرح مفلسی میں زندگی بسر کرو۔

یہ ہے تو ایک افسانہ مگر اس میں عظیم سبق دیا گیا ہے۔ پرانے لوگ اسی طرح حکایات میں قیمتی نصائح دیا کرتے تھے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ نظام کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور متحد ہو کر اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ وہ خزانے پا لیتے ہیں۔ اور جن لوگوں میں اطاعت کا مادہ نہیں ہوتا اور اپنے سربراہ کی اطاعت نہیں کرتے اور آزاد خیالی دکھاتے ہیں وہ محروم رہتے ہیں۔

یہ حقیقت عام دنیوی کاموں میں ہی نہیں ہے بلکہ دین میں بھی یہ اصول کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ قرآن کریم میں اسی لئے اطاعت خدا و رسول پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دین کا صد فی صد حصہ اطاعت خدا و رسول ہی ہے۔ اگر ہم خدا اور رسول کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کی تعمیل میں بھی کوتاہی کرتے ہیں۔ تو رخنہ پڑ جاتا ہے۔ اور جس کام کے لئے ہم کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ سرانجام نہیں پاتا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اطاعت خدا و رسول پر بڑا زور دیا ہے۔ اور بار بار بتایا کہ محض بیعت کر لینا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ جب تک ہم اللہ تعالےٰ کے احکام پر پورا پورا عمل نہ کریں۔ اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی اطاعت پر بڑا زور دیا ہے۔ اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی اس امر پر زور دیا ہے۔ چنانچہ آپ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۶ء بمقام راولپنڈی میں جو الفضل ۱۷ جولائی ۶۶ء میں شائع ہو چکا ہے فرماتے ہیں۔

"پس جماعت احمدیہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ محض بیعت کر لینا یا محض احمدیت میں داخل ہونا یا محض احمدیت کا لیبل اپنے اوپر لگا لینا کافی نہیں جب تک ہم پورے کے پورے اللہ تعالےٰ کی اطاعت میں داخل نہیں ہو جاتے جب تک ہم اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ کا صحیح نمونہ اپنے خدا اور خدا کی بنائی ہوئی دنیا کے سامنے پیش نہیں کرتے۔ جب تک ہم قرآن کریم کے تمام اوامر و نواہی کی عزت نہیں کرتے۔ ان

حدیث النبیؐ

آنحضرتؐ کا زمانہ بہترین تھا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ كُنْتُ فِيْهِ۔

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں بنی آدم کے بہترین زمانے میں پیدا کیا گیا ہوں۔ یکے بعد دیگرے تمام زمانوں میں جو بہتر زمانہ تھا۔

(بخاری قصہ اسلام ابی ذر و قصہ زمزم)

قطعہ

وہی جلوہ تھا مقصودِ جہاں بھی
وہی جلوہ تھا رازِ کُن فکاں بھی
کہوں کیا عظمتِ مدفونِ یثرب
زمیں کو چومتا ہے آسماں بھی

سعید احمد اعجاز

۲ کے آگے نہیں جھکتے۔ اور جن باتوں سے ہمیں روکا گیا ہے ان سے باز نہیں آتے۔ اور جن چیزوں کے کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ وہ ہم بجا نہیں لاتے۔ اس وقت تک ہم اللہ تعالےٰ کے ان فضلوں کے وارث نہیں ہو سکتے۔ جن فضلوں کا وارث وہ انسان ہوتا ہے۔ جو قرآن کریم کے نور سے منور ہوتا ہے۔ اور قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنے والا ہوتا ہے۔ اور قرآن کریم کا کامل متبع ہوتا ہے۔ اور قرآن کریم کا سچا خدمت گزار ہوتا ہے۔ محض احمدی کہلانا محض احمدیت کی طرف منسوب ہونا ہمارے لئے کافی نہیں۔ اسی لئے میں اپنے متعدد خطبات میں اس سے پہلے بھی جماعت کو اس طرف متوجہ کر چکا ہوں کہ پوری ہمت کے ساتھ اور پوری توجہ کے ساتھ قرآن کریم کے سیکھنے اور سکھانے اور اس پر عمل کرنے کا انتظام تمام جماعتوں کے اندر کیا جانا چاہیئے۔ بہت سی جماعتیں اس طرف پوری طرح متوجہ ہوئی ہیں۔ لیکن بعض ایسی بھی ہیں جنہوں نے اس طرف پوری توجہ نہیں دی۔"

(قرآنی انوار صـ۲۲)

ظاہر ہے کہ جب تک جماعت میں قرآن کریم کی تعلیم عام نہ ہو۔ اور ہر فرد اس کے احکام سے کماحقہ واقف نہ ہو اس کے احکام پر عمل پیرا ہونا مشکل ہے یہی وجہ ہے کہ تعلیم القرآن پر شروع ہی سے زور دیا جا رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم القرآن کی تحریک اسی لئے جاری فرمائی۔ تا کہ جماعت کا ہر فرد اس کے احکام سے واقف ہو جائے اور اطاعتِ خدا و رسول کی اہمیت سے واقف ہو جائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"قرآن کریم کے بغیر قرآن کریم کی برکات کو چھوڑ کر قرآن کریم کے نور سے پیٹھ پھیرتے ہوئے قرآن کریم کو معزز نہ جان کر اپنے دلوں سے باہر نکال پھینکتے ہوئے ہم خدا کی نگاہ میں کوئی عزت، کوئی بلندی، کوئی رفعت کوئی کامیابی، کوئی کامرانی اور کوئی فتح حاصل نہیں کر سکتے۔"

(قرآنی انوار ص ۲۲/۲۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفرِ یورپ

فرانکفورٹ میں حضور کی تشریف آوری۔ ہوائی اڈہ پر پرتپاک خیر مقدم

مقامی احباب سے ملاقاتیں۔ استقبالیہ تقریب میں حضور کی اہم تقریر۔ سوئٹزرلینڈ کو روانگی

(مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ مغربی جرمنی)

فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری اور اہم مصروفیات کی جو تفصیلی رپورٹ وہاں کے مبلغ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے ارسال فرمائی ہے وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے:۔

مؤرخہ ۱۸ر جولائی وہ مبارک دن تھا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس جانشین کا قدم یورپ کی سرزمین میں پڑا اس مبارک دن سہ پہر کے وقت پاکستانی جیٹ طیارہ حضور کو لے کر فرانکفورٹ کے ہوائی اڈہ پر اُترا۔ کچھ فاصلے پر حضور کے جانثار مجسّم انتظار بنے کھڑے تھے۔ ان کی نگاہیں اپنے محبوب آقا کی پہلی جھلک حاصل کرنے کے لئے بیتاب تھیں۔

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد سوئٹزرلینڈ حضور کو اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا کہنے کے لئے سوئٹزرلینڈ سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج مبلغ جرمنی ہمبرگ سے تشریف لائے تھے۔ ایک کم سن فلسطینی احمدی بچی اپنے باپ سے حضور پُرنور کی خدمت میں پھولوں کا تحفہ پیش کرنے کی آخری ہدایات لے رہی تھی۔ اس کا بڑا بھائی ایک اور گلدستہ لئے اپنی معصوم آنکھوں سے طیارہ کے ساتھ لگائے جانے والی سیڑھیوں کو دیکھ رہا تھا۔ طیارہ کا دروازہ کھلنے کے ساتھ ہی دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں آخر ہمارے دل کی مراد پوری ہوئی اور ہماری مشتاق نگاہوں نے وہ نورانی چہرہ دیکھ لیا جو ہماری آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہے۔ حضور آہستہ آہستہ سیڑھیوں سے اُتر رہے تھے۔ نیچے اُتر آنے کے بعد سب سے پہلے مصافحہ کرنے اور شرفِ معانقہ حاصل کرنے کی سعادت خاکسار کے حصے میں آئی۔ اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا کا ہدیہ پیش کیا۔ حضور نے میرا نام لیا اور خیریت پوچھی۔ پھر باری باری دوسرے دوستوں سے مصافحہ کیا۔ دو ننھے عرب بچوں نے پھولوں کے گلدستے پیش کئے جو حضور نے تبسّم فرماتے ہوئے شفقت کے ساتھ قبول فرمائے۔ حضور کے ساتھ آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ بھی تھیں۔ وکیل التبشیر جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بمع بیگم بھی تھے۔ پرائیویٹ سیکرٹری چوہدری محمد علی صاحب اور مکرم عبدالمنان صاحب بطور خادم حضور کے ہمراہ تھے۔ قافلہ کے جملہ افراد کے موٹر میں سوار ہوتے ہی ہم ہوائی اڈہ کی عمارت کی طرف روانہ ہوئے۔ حضور مع قافلہ V.I.P کے خاص کمرہ میں تشریف لے گئے اور خاکسار پاسپورٹ اور کسٹم کے قواعد سے نپٹنے کے لئے سامان کی طرف گیا۔ آدھ گھنٹہ کے اندر اندر جملہ مراحل بخیرو خوبی طے ہونے کے بعد حضور کو اطلاع دی گئی تا ہوائی اڈہ سے باہر انتظار کرنے والے دوستوں کی بھی دلی مُراد پوری ہو۔ چنانچہ حضور جملہ افراد قافلہ کی معیت میں باہر تشریف لائے سب دوستوں کے چہرے کِھل گئے۔

جرمن نومسلم۔ عرب اور پاکستانی احباب سبھی موجود تھے سب یوں محسوس کر رہے تھے کہ وہ مختلف قومیت رکھنے کے باوجود اخوت کے ایک نہ ٹوٹنے والے رشتہ میں منسلک ہیں وہ سب اِس خیال سے بے حد مسرور تھے کہ آج ان کا روحانی باپ ان کے پاس آیا ہے۔ مرد و خواتین باری باری حضور کی خدمت میں عقیدت کے پھول پیش کرنے لگے۔ ہمارے جرمن نومسلم بھائیوں کے لئے یہ نظارہ بہت ہی انوکھا اور ایک عجیب کیفیت پیدا کر رہا تھا۔ ایک جرمن خاتون پھول لئے ذرا پیچھے ہٹ کر کھڑی تھیں اور اس روح پرور منظر کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ حضور آگے بڑھے اور ان کے پھول قبول فرمائے۔

جلد ہی یہ اجتماع موٹروں کے قافلہ کی صورت میں فرانکفورٹ کی طرف روانہ ہوا۔ دوسری کار میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور بیگمات تھیں۔ یہ کار جو خاص حضور کے لئے حاصل کی گئی تھی چلانے کی سعادت مسٹر محمد شریف صاحب خالد کے حصے میں آئی۔ تیسری کار میں خاکسار کے علاوہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور چوہدری عبداللطیف صاحب اور مرزا محمود احمد صاحب تھے باقی کاریں جو پیچھے تھیں دوسرے احباب کو لئے۔ اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ ایک محفوظ اور آرام دہ راستہ پہلے سے ہی معین کر دیا گیا تھا۔ اسی طرح جملہ سامان ایک جرمن نومسلم مسٹر محمود خالد سیبر کی بڑی وین میں پہلے ہی بھجوا دیا گیا تھا۔

بیس منٹ کے مختصر سے سفر کے بعد یہ قافلہ مسجد نور فرانکفورٹ میں پہنچ چکا تھا۔ مشن ہاؤس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا کہنے کی سعادت خواجہ احمد منیر صاحب ان کی بیگم اور ان کے لختِ جگر رفیق احمد شامی کے حصے میں آئی۔ بچے نے پھول پیش کئے۔ والدین نے السلام علیکم عرض کیا جس سے فراغت پاکر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد کے دروازہ کی طرف رُخ فرمایا۔ خاکسار نے عرض کیا کہ حضور آج اچانک موسم خراب ہو گیا ہے۔ حضور فرمانے لگے مجھے تو یہ بارش بہت ہی اچھی لگ رہی ہے۔ سبحان اللہ حضور کے اس ایک جملہ سے میرے غم غلط ہو گئے اور گزشتہ کئی روز متواتر کام کرنے سے جو کوفت ہو گئی تھی دُور ہو گئی۔ حضور مشن ہاؤس میں داخل ہونے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے اس کمرہ میں تشریف لے گئے جو حضور کے دو روزہ قیام کے لئے سجایا گیا تھا۔ ہر چند کہ مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرنے کی وجہ سے حضور کے لئے یہ دن معمول سے چار گھنٹے بڑھ گیا تھا اور جیٹ طیارے میں بارہ گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد کئی گھنٹے آرام کی ضرورت ہوتی ہے مگر حضور چند منٹ بعد ہی باہر تشریف لائے اور دُور و نزدیک سے آئے ہوئے جملہ افراد کے درمیان رونق افروز ہو کر سب کو شرفِ زیارت بخشا۔ مقامی وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور کے دوبارہ اندر تشریف لے جانے کے بعد احباب رخصت ہونے لگے۔

حضور نے قریباً تین گھنٹے آرام فرمایا ساڑھے نو بجے اطلاع دی گئی کہ کھانا تیار ہے۔ کھانا پکانے کی سعادت ہمارے جرمن نومسلم مسٹر محمد اسماعیل نولش کی والدہ ڈاکٹر ویبر کے حصہ میں آئی جو اگرچہ غیر مسلم ہیں اور کسی حد تک مخالف بھی ہیں مگر انہوں نے پیشکش کی کہ حضور کا کھانا میں پکاؤں گی فی الواقعہ انہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے اپنے اس فرض کو ادا کیا اور باوجود اس کے کہ یہ لوگ وقت کے بہت پابند اور جلد سو جانے کے عادی ہیں مگر وہ انتظار کرتی رہیں کہ حضور بیدار ہوں تو کھانے کی تیاری کا آخری مرحلہ سرانجام دے کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ کھانے کی تازگی اور شیرینی میں ذرہ بھر بھی فرق ہونے پائے۔

کھانے سے فراغت پانے کے بعد حضور نماز مغرب و عشاء کے لئے مسجد میں تشریف لے آئے اس وقت رات کے ساڑھے دس بج چکے تھے پھر بھی احباب جماعت منتظر تھے کہ حضور کے ساتھ نماز باجماعت میں شریک ہوں۔ نماز ختم ہونے پر ہمارا خیال تھا کہ حضور گزشتہ ۲۰ گھنٹوں سے متواتر جاگنے کے بعد اب سونے کے لئے تشریف لے جائیںگے مگر حضور کو تو اپنے آرام سے زیادہ اپنی روحانی اولاد کی دلجوئی کرنا زیادہ مرغوب ہے چنانچہ حضور ہال میں رونق افروز ہوئے اور اپنے روح پرور کلمات سے حاضرین مجلس کو محظوظ کرنے لگے۔ حضور گفتگو فرماتے رہے اور وقت گزرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ صبح کا ایک بج گیا۔ جو کیفیت اس مجلس پر طاری رہی اس کی لذت اور چاشنی کا اندازہ وہ خوش قسمت حاضرین ہی کر سکتے ہیں جو اس میں شامل تھے تاہم حضور کی ایک خواب

کا اپنے الفاظ میں ذکر کرنا مناسب ہوگا جو حضور نے دوران گفتگو بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ ایک جگہ ہے وہاں ہٹلر بھی موجود ہے اور وہ حضور کو کہتا ہے کہ آئیں میں آپ کو اپنا عجائب خانہ دکھاؤں۔ چنانچہ وہ آپ کو ایک کمرہ میں لے گیا جہاں مختلف اشیائ پڑی ہیں۔ کمرہ کے وسط میں ایک پان کی شکل کا پتھر ہے جیسے دل ہوتا ہے۔ اس پتھر پر "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" لکھا ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن قوم اگرچہ اوپر سے پتھر دل یعنی دین سے بیگانہ نظر آتی ہے مگر اس کے قلوب میں اسلام قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

حضور نے شب خوابی کے لئے جانے سے پہلے یہ بھی دریافت فرمایا کہ نمازوں کے کیا اوقات ہیں۔

دوسرے روز مورخہ ۹ جولائی کو اتوار کا دن تھا۔ حضور ½۳ بجے صبح بیدار ہوئے پونے چار بجے فجر کی نماز کے لئے تشریف لائے اور نماز کے بعد دوبارہ ساڑھے سات بجے تک آرام فرمایا۔ قریباً آٹھ بجے ناشتہ کیا جس کا سارا اہتمام ہماری جرمن بہن مس جمیلہ کوپ مین اور ہماری فلسطینی بہن مسز رابعہ عودہ نے کیا۔

گیارہ بجے احباب جماعت کی ملاقات کا وقت تھا۔ حضور ملاقات کے کمرہ میں تشریف لے آئے۔ خاکسار نے حاضر احباب کی لسٹ پیش کی اور حضور کی اجازت سے ملاقات شروع ہوئی۔ کمرۂ ملاقات میں حضور کے ساتھ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بھی تھے۔ خاکسار حضور کی بائیں جانب بیٹھ کر ہر آنے والے دوست کا تعارف کراتا جاتا تھا۔ حضور حسبِ موقع و حالات نصائح فرماتے یا کچھ دریافت فرماتے۔ ملاقات کرنے والوں میں مندرجہ ذیل جرمن احباب شامل تھے۔ مسٹر محمد امین بالوگل۔ مسٹر محمود اسمٰعیل زولش۔ مسٹر محمود خالد و مسز محمودہ خالد سیبر مسز یولیا سیبر۔ مس جمیلہ کوپ مین اور مسٹر والٹر ہلڈ۔ یہ آخری دوست وہ خوش نصیب ہیں جو حضور کی دستی بیعت سے مشرف ہوئے۔ حضور ان کو دیر تک نصائح فرماتے رہے اور معانقہ کا شرف بھی بخشا۔ ان کے علاوہ ایک اطالوی دوست ڈاکٹر اطالو کینوسی صاحب بھی ملاقات کرنے والوں میں تھے۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں ایک انشورنس کمپنی کے زیر اہتمام دو اجزاء میں شائع ہونے والی انشورنس کی تاریخ پر مشتمل ایک کتاب اور دوسری شہر فرانکفورٹ کی گزشتہ پچاس سالہ تاریخ پر مشتمل ایک مصور کتاب تحفۃً پیش کی۔ دیگر ملاقات کرنے والوں میں مسٹر و مسز ابراہیم عودہ مسٹر عبداللہ عودہ۔ مسٹر و مسز محمد شریف خالد و مسٹر عبدالحق خالد۔ مسٹر و مسز احمد منیر خواجہ۔ مسٹر مجید احمد خواجہ و بچگان۔ مسٹر محمود غضنفر۔ مسٹر بشیر احمد مسٹر محمود احمد مرزا اور مسٹر نثار احمد بھی شامل تھے۔

ملاقات کے پروگرام کے بعد دوپہر کا کھانا حضور نے تمام احباب جماعت کی معیت میں ہال میں قالینوں پر بیٹھ کر تناول فرمایا۔ خواتین کے کھانے کا انتظام الگ کمرے میں تھا۔ ڈھائی بجے کھانے سے فارغ ہوئے۔ ۳ بجے حضور نماز کے لئے تشریف لائے۔ ظہر و عصر کی نمازیں اکٹھی ادا کی گئیں۔ ٹھیک سوا چار بجے آج کے دن کا آخری اہم پروگرام یعنی حضور کی خدمت میں استقبالیہ کی تقریب شروع ہوئی۔ تقریب کا آغاز حضور کے مجلس میں رونق افروز ہونے کے بعد سورۃ البقرہ کی آخری آیات کی تلاوت سے ہوا جو ہمارے فلسطینی بھائی مسٹر ابراہیم عودہ نے خوش الحانی سے کی۔ آیات کا جرمن ترجمہ خاکسار نے سنایا۔ اس کے بعد چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج مبلغ جرمنی نے مختصراً حضور کا تعارف حاضرین سے کرایا جس کے بعد مسٹر محمد اسمٰعیل زولش نے جماعت فرانکفرٹ کی جانب سے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پڑھا۔ اس میں ذکر کیا کہ ہم نے اس نور کی جھلک پائی ہے جو گزشتہ صدی کے آخر میں مشرق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں ظاہر ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی ان پیشگوئیوں پر پختہ ایمان ہے جو جماعت کی آئندہ ترقی کی خبر دیتی ہیں اور یہ کہ وہ قومیں جو خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کے لئے تیار کی ہیں ہمیں فخر ہے کہ ہم ان کی بنیادی اینٹ ہیں۔ حضور دعا فرماویں کہ ہم خدا تعالیٰ کے دین کے سچے مددگار ثابت ہوں۔

سپاسنامہ کے جواب میں حضرت اقدس نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں یہاں آج سے قریباً ۳۰ سال پہلے طالب علمی کے زمانہ میں آیا تھا۔ اس وقت کے جرمن طلبہ نے اپنے حسنِ اخلاق اور محنت کی صفت سے مجھے بہت متأثر کیا مگر اب وہی طلبہ جہاندیدہ اور تجربہ کار شخصیتوں کی صورت میں میرے سامنے موجود ہیں اور میں ان کو ایک سچے اور زندہ خدا اور اس کے زندہ رسولؐ کا پیغام دینے آیا ہوں اور وہ پیغام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کی تائید اور نصرت کے لئے اپنے ایک موعود بندے کو اس زمانہ کا مصلح اور مسیح موعود اور مہدی بنا کر بھیجا ہے اور اسے وعدہ دیا ہے کہ وہ اور اسکی قائم کردہ جماعت باوجود مخالفت کے طوفانوں کے کامیاب ہوگی اس کے آنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ پردہ جو خالق اور مخلوق کے درمیان حائل ہے اسے دُور کرکے خدا تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرے۔ اس نے دنیا کو چیلنج دیا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل ہونے کی حیثیت میں کثرت سے میرے ہاتھ میں نشان ظاہر کئے ہیں اگر عیسائیوں میں سے کوئی یہ ثابت کرکے دکھائے کہ مسیحؑ کے معجزات کیفیت اور کمیت میں میرے معجزات سے بڑھ کر ہیں تو میں اسے ایک زرِ کثیر انعام دینے کے لئے تیار ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ میں اس مسیح موعودؑ کے تیسرے خلیفے کی حیثیت میں وہی چیلنج دنیا کے سامنے پھر دہراتا ہوں اگر دوسرے مذاہب کے رہنما میرے اس چیلنج کو قبول کرنے کیلئے تیار ہوں تو ہمیں خوشی ہوگی کیونکہ اس طرح یہ دنیا اسلام اور بانی سلسلہ احمدیہ کی سچائی پر روشن نشان دیکھ لے گی۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ میرا یہ دعویٰ ہے کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا۔ محمد رسول اللہ صلعم ایک زندہ نبی اور مسیح موعودؑ آپ کے ایک عظیم الشان روحانی زندہ بیٹے ہیں۔

حضور کی اس تقریر کا ترجمہ مسٹر محمود اسمٰعیل زولش (ہمارے جرمن نومسلم بھائی) ساتھ ساتھ کرتے رہے۔

اپنے خطاب کے خاتمے پر حضور دلچسپی رکھنے والے حاضرین کو شرفِ مصافحہ اور شرفِ مکالمہ بخشتے رہے۔ اپنے دوستوں اور تعلق رکھنے والوں کے علاوہ شہر کے بعض معززین بھی جن میں پادری، وکلاء اور یونیورسٹی کے پروفیسر شامل تھے آئے ہوئے تھے۔ اس گفتگو میں وہ موضوع سب سے زیادہ ان کے لئے دلچسپی کا موجب بنا جو آئندہ وقوع پذیر ہونے والے سیاسی حالات سے تعلق رکھتا تھا اور جس کی خبر خدائی صحیفوں اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں واضح طور پر موجود ہے۔ یہ گفتگو دیر تک جاری رہی۔

پونے سات بجے حضور مع بیگمات کاروں میں فرانکفرٹ سے باہر قدرتی مناظر دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ ۸ بجے واپسی ہوئی۔ پروگرام کے مطابق آج شام کا کھانا فرانکفرٹ کے مشہور مینار (Henninger Turm) کے اوپر ریسٹورنٹ میں کھانا تھا جہاں بیگمات کے لئے پردہ کا انتظام پہلے سے ہی کروایا گیا تھا۔ حضور وہاں تشریف لے گئے۔ یہ ریسٹورنٹ اپنے محور کے گرد گھومتا اور آدھ گھنٹے میں ایک پورا چکر لگاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے آدھ گھنٹہ میں سارے شہر کا فوق الارضی نظارہ کیا جا سکتا ہے۔

مشن ہاؤس میں واپس آنے پر حضور کافی تھکاوٹ محسوس کرتے تھے اس لئے نماز مغرب و عشاء کے جلد بعد ہی حضور اندرون خانہ تشریف لے گئے۔

سوموار (۱۰ جولائی ۶۷ء) آج صبح کی نماز حسبِ معمول ½۳ بجے ادا کی گئی۔ نماز پڑھانے کے بعد حضور نے پھر چند گھنٹے آرام فرمایا۔ آج چونکہ حضور نے ۱۰ بجے صبح زیورچ کے لئے روانہ ہونا تھا اس لئے ناشتہ ½۶ بجے تناول فرمایا اور پھر روانگی کے لئے تیار ہو کر آٹھ بجے اندرون خانہ سے باہر تشریف لے آئے۔ خاکسار کے سپرد سامان لے جانے کی خدمت ہوئی۔ چنانچہ خاکسار تو سامان کے ہمراہ مطار کی طرف روانہ ہوا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تھوڑی دیر میں اجتماعی دعا کرانے کے بعد مسجد میں آئے ہوئے احباب سے رخصت ہوئے۔ ہوائی اڈہ پر پہلے کی طرح ٹریفک سروس کا آفیسر ہمارا انتظار کر رہا تھا۔ جونہی حضور مع قافلہ وہاں تشریف لے آئے وہ ہمیں سب کو لیکر VIP کے پہلے سے ریزرو شدہ کمرے میں لے آیا۔ حضور اس افسر کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے یہاں تک کہ پیغام پہنچا کہ سوئس ایئر لائینز کا طیارہ تیار ہے۔ چنانچہ ایک خاص موٹر میں سوار ہو کر حضور مع قافلہ اور مقامی دوست جو الوداع کے لئے موجود تھے اس مقام پر پہنچے جہاں زیورچ کی طرف پرواز کرنے والا طیارہ اڑان کے لئے تیار کھڑا تھا۔ حضور نے دعا فرمائی اور ہماری دلی دعاؤں کے ساتھ دلوں پر ایک نہ مٹنے والا اثر چھوڑ کر رخصت ہوئے۔

حضور کی فرانکفرٹ میں آمد کے موقع پر علاوہ جرمن نومسلموں کے بہت سے دوسرے احمدی احباب بھی دُور و نزدیک سے آئے ہوئے تھے ان سب کی رہائش اور قیام کا خاطر خواہ انتظام مشن کی طرف سے کیا گیا۔ کھانا تیار کرنے اور مہمان نوازی کی سعادت ہماری بہن مسز خواجہ احمد منیر اور مسز ملک شاہ دین کے حصے میں آئی۔ مسز منیر حضور کی آمد سے صرف چھ دن پہلے پاکستان سے فرانکفرٹ پہنچیں اور اس طرح پر اس عظیم الشان موقع پر نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ حضور کی آمد اسلام اور احمدیت کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور جماعت کے جملہ دوستوں کو اپنے اپنے رنگ میں خدمت کرنے کا بہترین اجر عطا فرمائے۔

153

واقفین وقف عارضی کے تاثرات

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں آمدہ رپورٹوں کے چند اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

۱۔ مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی اے متعلم جامعہ احمدیہ لکھتے ہیں:۔

"جب خود گرمی اور شدید گرمی میں کھانا تیار کرتے تو جہاں ایک طرح کا روحانی فائدہ حاصل ہوتا وہاں لوگوں پر بھی اچھا اثر پڑتا کہ احمدیوں کے مولوی کام بھی کرتے ہیں اور اپنا کھانا بھی آپ پکاتے ہیں ایک دن ناشتہ تیار کرتے ہوئے میری کلائی پر سے کچھ حصہ جل گیا۔ خدا کی قسم جوں جوں تکلیف ہوتی تھی ایک عجیب قسم کا روحانی سرور اور کیف محسوس ہوتا تھا اور خوشی محسوس ہوتی تھی کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں کچھ قربانی کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار ہومیو پیتھی کی دوائیں بھی ساتھ لے گیا تھا۔ چنانچہ ۲۵ مریضوں کو ۶۰ مرتبہ ۳۵۰ خوراکیں دوائیوں کی مفت دی گئیں۔ اس خدمت خلق کے کام میں احمدی غیر احمدی کی کوئی تمیز نہ ہوتی تھی تمام گاؤں کے لئے ڈسپنسری فری تھی اور چوبیس گھنٹے ہماری خدمات حاضر تھیں ان دواؤں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے اچھے نتائج نکلے۔

۲۔ مکرم خان محمد صاحب گوندل لکھتے ہیں:۔

حضور! دکھ چراگاہ کی جماعت چھوٹے چھوٹے ۹ گھروں پر مشتمل ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب صاحب حیثیت ہیں کثرت نئے احمدیوں کی ہے۔ لیکن ان کی معلومات دینی یہاں کے پیدائشی احمدیوں سے کہیں زیادہ ہیں۔ چندہ جات تقریباً سو فیصدی ہیں اور جماعتی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت باہم متحد ہے اور پوری طرح بیدار ہے"

۳۔ مکرم بدیع الزمان صاحب میمن سنگھ مشرقی پاکستان سے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تحریر کرتے ہیں:۔

"سارا دن مذہبی اور دینی کام میں مصروف رہے تہجد کی نماز اور قرآن شریف پڑھنے میں وقت گذرتا رہا۔ حضور دعا فرمائیں کہ آئندہ بھی وقف عارضی میں نام دینے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

۴۔ وقف عارضی پر جانے والے افضل احمد صاحب گولیکی

ضلع گجرات لکھتے ہیں:۔

"مجموعی طور پر ہم نے محسوس کیا ہے کہ وقف عارضی کا اثر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت پائیدار ہوگا اس سے ایک انقلاب سا پیدا ہو رہا ہے"

۵۔ واقفین کے وفد واپس جانے کے بعد جماعت احمدیہ بارہ موسیٰ

کے صدر صاحب لکھتے ہیں:۔

"حضور کی جاری کردہ وقف عارضی کی تحریک بڑی اچھی ہے اس سے سوئی ہوئی جماعت جاگ اٹھی ہے۔ امید ہے کہ اسی طرح اس کام کو جاری رکھنے سے بہت اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کام کا خود حافظ و ناصر ہو" احباب جماعت کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک وقف عارضی میں حصہ لے کر دو ہفتے سے لے کر چھ ہفتے تک کا عرصہ خدمت دین اور تربیت جماعت کیلئے گذاریں اور روحانی انفرادی اور جماعتی فوائد سے بہرہ اندوز ہوں۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

ایک ماہ کی قلیل مدت میں صدر انجمن احمدیہ کی آمد میں ایک لاکھ روپیہ سے زائد کا اضافہ ہو گیا الحمد للہ

جماعت احمدیہ کی طرف سے خلیفہ وقت سے محبت و اخلاص کا شاندار مظاہرہ

(مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب اپنے موجودہ مبارک سفر پر روانہ ہوئے۔ تو اس وقت اتفاق سے صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں عارضی طور پر قدرے کمی تھی۔ جس سے نظارت بیت المال کو بہت تشویش تھی اور خدشہ تھا کہ کہیں اس کی وجہ سے حضور کو خدانخواستہ دوران سفر میں کسی قسم کی فکر نہ ہو۔ چنانچہ نظارت بیت المال نے مقامی جماعتوں کو اس صورت حال کی طرف توجہ دلائی۔ اور انہیں جلد اپنا اپنا چندہ ادا کرنے کی تحریک کی اور ساتھ ہی بار بار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے درخواستیں بھجوائیں۔ الحمد للہ فالحمد للہ کہ جونہی جماعتوں کو یہ تحریک پہنچی۔ صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی وصولی میں فوراً بہتری کے آثار پیدا ہو گئے۔ اور وصولی میں لگاتار ترقی ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ اب صدر انجمن کی آمد میں گذشتہ سال اسی وقت تک کی آمد کے مقابلہ میں مبلغ ۴،۵،۶۶ روپے کی بیشی ہے۔ گذشتہ سال اس ایک مہینہ میں یعنی ۷ جولائی سے لیکر ۵ اگست تک مبلغ ۹۲،۶۷،۸ روپے آمد ہوئی تھی۔ اور اب کہ اسی عرصہ میں مبلغ ۷۰،۸۸،۲ روپے آمد ہوئی ہے۔ گویا ایک ماہ کی قلیل مدت میں ہماری آمد میں مبلغ ایک لاکھ روپے سے اوپر اضافہ ہوا اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہوگا۔ خاکسار کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہے۔ اس عاجز کے لئے یہ نظارہ کتنا خوشکن اور ایمان افزاء ہے۔ کہ جونہی احباب کو معلوم ہوا۔ کہ اس سفر میں ان کے محبوب امام کو چندوں میں ممکنہ کمی کی وجہ سے کسی تشویش کا خدشہ ہے۔ تو کارکنان نے چندہ جمع کرنے اور احباب نے چندہ ادا کرنے میں ایک دوسرے بڑھ کر حصہ لیا۔ اخلاص کا یہ مظاہرہ ثابت کرتا ہے کہ جماعت کو حضور کی ذات سے بے پناہ محبت ہے، اور وہ یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ حضور کو ان کی کسی سستی یا کوتاہی کی وجہ سے خفیف سی بھی پریشانی لاحق ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک لمبے عرصہ تک حضور کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ ہر طرح حضور کی نصرت فرمائے اور اپنے عظیم الشان مقاصد میں جلد از جلد کامیاب فرمائے۔ تا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن تمام دنیا میں پھیل جائے اور دنیا حق و راستی اور حمد الٰہی سے بھر جائے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

نتیجہ امتحان فضل عمر تعلیم القرآن کلاس

(۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ماہ جولائی ۶۷ء میں مرکز سلسلہ ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس طلبہ و طالبات کے لئے جاری کی گئی تھی۔ جس کی علیحدہ رپورٹ طبع ہو چکی ہے۔ طلبہ و طالبات کا امتحان بھی لیا گیا۔ دو پرچوں کے کل مقررہ نمبر ۱۵۰ تھے۔ امتحان دینے والے طلباء کی تعداد ۲۳۶ تھی۔ جن میں سے ۱۶۶ کامیاب ہوئے۔ اور امتحان میں طالبات ۲۱۲ شریک ہوئیں۔ جن میں سے ۱۹۵ کامیاب ہوئیں۔ تفصیلی نتیجہ کامیاب ہونے والوں کا درج ذیل ہے

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ پاکستان)

ضلع ساہیوال

نمبر شمار ——— نام ——— نمبر حاصل کردہ

۱۲۹ مبشر احمد صاحب ۵۱
۱۳۰ ملک منور احمد " ۷۷
۱۳۱ جلال الدین " ۵۰
۱۳۲ خالد احمد باجوہ " ۵۱

ضلع گوجرانوالہ

۱۳۳ غلام رسول " ۱۰۲
۱۳۴ حفیظ اللہ خان " ۶۰
۱۳۵ میر داؤد احمد " ۵۸
۱۳۶ داؤد مظفر " ۵۵
۱۳۷ مبارک احمد " ۸۹
۱۳۸ خواجہ نصیر احمد " ۸۴
۱۳۹ صبغۃ اللہ " ۷۱

ضلع گجرات

۱۴۰ بشارت احمد مبشر " ۷۸
۱۴۱ چوہدری اکبر علی " ۸۰

ضلع جہلم

۱۴۲ منظور احمد " ۹۲
۱۴۳ سرتاج احمد ملک " ۷۶
۱۴۴ شیر علی " ۱۰۱
۱۴۵ عزیز احمد ملک " ۱۱۰

ضلع راولپنڈی

۱۴۶ منیر احمد سنوری " ۶۵

ضلع بہاولپور

۱۴۷ محمد اکرم (واقف زندگی) ۵۰
۱۴۸ حکیم محمد افضل فاروقی " ۷۰

ضلع بہاولنگر

۱۴۹ محمد وارث " ۵۱
۱۵۰ منور احمد " ۵۶
۱۵۱ ممتاز احمد " ۵۰
۱۵۲ غلام نبی " ۵۰
۱۵۳ ناصر احمد " ۵۲

ضلع رحیم یار خان

۱۵۴ محمد شریف " ۶۴

ضلع تھرپارکر

۱۵۵ محمد اسلم ظفر " ۹۵
۱۵۶ ضیاء الدین ارشد " ۹۴
۱۵۷ منیر احمد " ۵۰
۱۵۸ نصیر احمد صاحب ۶۳
۱۵۹ خادم حسین " ۶۶

ضلع حیدرآباد

۱۶۰ ملک محمود احمد " ۶۹
۱۶۱ عبد الرزاق " ۶۱

ضلع سانگھڑ

۱۶۲ محمد سلیم " ۵۹

ضلع کوئٹہ

۱۶۳ محمد حیات چوہدری " ۷۷

کراچی

۱۶۴ ریاض قطب احمد بٹ " ۵۷

گلگت ایجنسی

۱۶۵ ماسٹر غلام حسین (چلاس) ۵۳

مشرقی پاکستان

۱۶۶ سلیم احمد جنجوعہ (ڈھاکہ) ۵۹

طالبات کے امتحان کا نتیجہ

نمبر شمار ——— نام مع جگہ ——— نمبر حاصل کردہ

۱ امۃ الہادی صاحبہ دار البرکات ربوہ ۷۸/۱۵۰
۲ مجیدہ صاحبہ دار الرحمت شرقی " ۹۵
۳ فاخرہ بشیر صاحبہ " " " ۵۱
۴ حفیظہ صادقہ صاحبہ
دار الصدر جنوبی " ۷۷
۵ جمیلہ انجم صاحبہ بنت آفتاب احمد صاحب " ۷۳
۶ امۃ العزیز حسن صاحبہ دار البرکات " ۵۳
۷ مسعودہ بی بی صاحبہ " ۵۹
۸ شہناز صاحبہ دار البرکات " ۷۳
۹ امۃ السمیع صاحبہ " " ۸۳
۱۰ امۃ النصیر بنت شوکت صاحب ۸۳
۱۱ حبیبہ حسن صاحبہ " ۸۶
۱۲ منور ناصرہ صاحبہ گولبازار ۸۰
۱۳ امۃ الباری ماجدہ صاحبہ " ۵۵
۱۴ مریم صدیقہ بی اے " ۸۶
۱۵ امۃ النصیر ملک صاحبہ " ۸۹
۱۶ امینہ صاحبہ دار الصدر غربی ب " ۸۹
۱۷ امۃ الکریم نذیرہ صاحبہ " ۸۵
۱۸ حفیظہ غزنوی صاحبہ " ۷۸
۱۹ امۃ الرؤف صاحبہ بنت
محمد اسحٰق صاحب " ۱۰۰ سوم
۲۰ ناصرہ مرزا صاحبہ بنت
مرزا عبد المجید صاحب ربوہ ۶۹
۲۱ بشریٰ عبدہ صاحبہ بنت
شیخ محمد حسن صاحب ربوہ ۵۲
۲۲ انیقہ تسنیم صاحبہ دار الصدر غربی " ۷۲
۲۳ امۃ الرشید ابراہیم صاحبہ
دار الفضل ربوہ ۵۲
۲۴ عائشہ صدیقہ صاحبہ
دار الصدر غربی " ۷۶
۲۵ افتخار عبد المجید بٹ صاحبہ " ۶۹
۲۶ منصورہ نذیر صاحبہ
دار الرحمت وسطی ربوہ ۵۰
۲۷ شفیقہ فردوس " " " " ۹۰
۲۸ امۃ النصیر صاحبہ دار الرحمت شرقی الف ۷۹
۲۹ سعیدہ صاحبہ دار الصدر غربی " ۷۲
۳۰ امینہ کابلی صاحبہ " ۵۶
۳۱ امۃ الودود دعبد المنان صاحبہ ۸۷
۳۲ امۃ السلام نصرت صاحبہ " ۷۷
۳۳ امۃ الجمیل صاحبہ " ۶۵
۳۴ صدیقہ خانم صاحبہ " ۵۸
۳۵ بشریٰ باجوہ صاحبہ " ۶۰
۳۶ بشریٰ نعیمہ صاحبہ " ۵۸
۳۷ عطیہ بشریٰ صاحبہ " ۷۰
۳۸ نعیمہ طاہرہ صاحبہ " ۶۵
۳۹ امۃ الباسط صاحبہ ع/ں
مکرم ملک سیف الرحمان صاحب ۸۶
۴۰ خالدہ مبارکہ صاحبہ " ۱۰۶/۱۰۰ اول
۴۱ طیبہ صدیقہ صاحبہ دار البرکات " ۸۱
۴۲ شاہین اکبر صاحبہ " ۶۳
۴۳ امۃ الحمید محمد عبد اللہ صاحب " ۶۱
۴۴ امۃ السلام میر صاحبہ " ۵۴
۴۵ سیدہ نفیسہ صاحبہ
دار الصدر شرقی " ۵۰
۴۶ بشریٰ پروین صاحبہ " ۷۸
۴۷ حبیبہ صاحبہ " " " ۶۷
۴۸ امینہ خانم صاحبہ دار البرکات " ۵۲
۴۹ امۃ الحفیظ فضل الٰہی صاحب
دار الرحمت غربی ربوہ ۶۰
۵۰ بشریٰ شریف صاحبہ دار الرحمت شرقی " ۵۳
۵۱ نسیم غزنوی صاحبہ " ۸۵
۵۲ نصرت جمال صاحبہ بنت مولوی
محمد صادق صاحب " ۷۰
۵۳ محمودہ صاحبہ دار الرحمت وسطی " ۶۹
۵۴ رقیہ صاحبہ دار الصدر " ۵۰
۵۵ منصورہ خان صاحبہ " ۸۲
۵۶ امۃ الجمیل صاحبہ بنت
عبد العزیز صاحب دار الصدر غربی ۵۰
۵۷ شریف النساء صاحبہ سرگودھا ۵۰
۵۸ ناصرہ باجوہ صاحبہ " ۶۹
۵۹ منصورہ صاحبہ بنت شیخ
نثار احمد صاحب " ۵۶
۶۰ عظمت پراچہ صاحبہ سرگودھا ۵۰
۶۱ راحیلہ عطا صاحبہ " ۸۵
۶۲ راحیلہ علی صاحبہ " ۸۸
۶۳ امتیاز غنی " ۷۵
۶۴ امۃ الرشید طاہرہ " ۸۶
۶۵ عابدہ " ۶۱
۶۶ شمیم لطیف " ۸۰
۶۷ منیرہ باجوہ چک ۳۳ جنوبی " ۸۸
۶۸ مقصودہ نذیر احمد چک ۹۹ شمالی " ۷۸
۶۹ شاہدہ بنت مرزا رحمت اللہ صاحب لاہور ۷۲
۷۰ سلیمہ غلام نبی " ۷۱
۷۱ نعیمہ فردوس " ۷۰
۷۲ زاہدہ بنت مرزا رحمت اللہ صاحب ۶۴
۷۳ راشدہ رحمانی " ۵۴
۷۴ نصرت آرا بنت چوہدری بشیر احمد صاحب " ۹۰
۷۵ شمیم بشریٰ بنت محمد یوسف صاحب " ۷۸
۷۶ سکینہ پروین بنت مولا بخش صاحب " ۷۶
۷۷ نصرت آرا بنت غلام نبی صاحب " ۵۲
۷۸ ریحانہ باجوہ بنت محمد عبد اللہ باجوہ صاحب " ۵۸
۷۹ سعیدہ قانتہ بنت میر داؤد احمد خان صاحب " ۶۹
۸۰ فرحت نسیم بنت سید تفضل حسین صاحب " ۵۹
۸۱ امۃ السمیع " ۵۲
۸۲ سلطانہ خانم راولپنڈی ۵۹
۸۳ عکس ماد " ۷۵
۸۴ صادقہ طاہرہ " ۶۶
۸۵ منصورہ بنت عبد الرشید صاحب " ۸۲
۸۶ سیدہ امۃ الحمید گل راولپنڈی ۵۷
۸۷ نسیم صدیقی " ۷۷
۸۸ سلیمہ ڈار " ۶۸
۸۹ امۃ الودود بنت دائے محمد صاحب " ۶۵
۹۰ بشریٰ امجد علی " ۵۸
۹۱ بشریٰ نگہت بنت ملک مقبول احمد صاحب لائلپور ۶۸
۹۲ زکیہ نوری " ۶۵
۹۳ نصرت رحمان " ۹۳
۹۴ نگہت زمان " ۵۰
۹۵ بشریٰ پروین بنت فیض احمد صاحب " ۵۰
۹۶ بلقیس اختر بنت شیخ محمد عبد اللہ صاحب " ۸۴
۹۷ رفعت سلطانہ بنت
عبد المجید انبالوی صاحب " ۵۷
۹۸ بشریٰ رحمان " ۷۵
۹۹ ام البشاریٰ بنت ملک عبد العظیم صاحب
نوشہرہ ککے زئیاں ۵۶
۱۰۰ مس نصرت رحمت خان
کھاریاں ضلع گجرات ۵۰
۱۰۱ فاخرہ بنت چوہدری عبد الغنی
چک ۲۹ شیخوپورہ ۸۱
۱۰۲ نسیم عبد الکریم صاحب گوجرانوالہ ۷۳
۱۰۳ سلیمہ اختر بنت مولوی
عبد الکریم صاحب جہلم ۸۷
۱۰۴ صفیہ بیگم کنری
ضلع تھرپارکر سندھ ۶۸

154

وصایا!

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل بغرض اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۹۰

میں امۃ الحفیظ بیوہ میجر بشیر احمد صاحب قوم پراچہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد زیورات کی صورت میں ہے جس میں میرا حق مہر بھی شامل ہے۔ جو کہ ہزار روپیہ تھا جو کہ بصورت زیور وصول کر لیا تھا زیورات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

کڑے طلائی ایک جوڑی وزنی ملشتے	۷۔۔۔۔ تولے
پینسل طلائی ۱/۱ وزنی	۰۔۔۔۔۴ تولے
مالا طلائی وزنی ۸۔۔۱۱۔۔۲	تولے
دو جوڑی کانٹے دو عدد انگوٹھیاں، تکہ ایک عدد طلائی وزنی	۰۔۔۱۰۔۔۵ تولے
ایک جوڑی کانٹے ایک عدد انگوٹھی	۳۔۔۴ تولے
ایک لاکٹ ایک جوڑی بندے انگوٹھی چار عدد	۶۔۔۵ تولے
تو جوڑی کنگن طلائی وزنی	۔۔۔۔۲۶ تولے
ایک لاکٹ طلائی وزنی	۷۔۔۲ تولے
ایک عدد نیکلس ہار طلائی	۱۱۔۔۱۴ تولے
لاکٹ طلائی ایک عدد	۰۔۔۔۲ تولے
کل وزن	۰۔۔۔۶۷ تولے

آج کے نرخ کے مطابق مالیت تقریباً ۔۔۔۔۔۔۶۷ ہزار روپے جس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

میرے خاوند میجر بشیر احمد صاحب مرحوم کی جائداد میں میرا شرعی حصہ ہے ان کی جائداد بصورت کوٹھی واقعہ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا ہے کس قدر رہ گئی ہے جو کہ ابھی پوری طرح تعین نہیں ہوئی۔ اس جائداد جس سے مجھے جس قدر حصہ بحیثیت بیوہ ملا اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ نیز اور بھی میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ میری ماہوار آمد بصورت پنشن مبلغ ۔/۲۸۰ روپے ماہوار ہے جو کہ مجھے خاوند مرحوم کی وفات کے بعد سے مل رہی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی رہوں گی۔

(شرح اول ۔/۵ روپے) العبد: امۃ الحفیظ

گواہ شد: عبدالرحمن انور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

گواہ شد: سعادت احمد پراچہ ولد شیخ بشارت احمد صاحب پراچہ بھیرہ بس سروس سرگودھا۔

مسل نمبر ۱۸۸۴۸

میں راجہ مسعود احمد ولد راجہ محمد نواز صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں مجھے ۱۵ روپے دس روپے اپنے والد صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

(شرط اول ۵۰۔۔۔۲ روپے)

العبد: راجہ مسعود احمد ولد راجہ محمد نواز خان دار الصدر غربی ۔ الف ربوہ۔

گواہ شد: راجہ ناصر احمد ولد راجہ حقنل داد خان ڈلوال ضلع جہلم تحصیل پنڈ دادنخان۔

گواہ شد: عبدالباری قیوم شاہد واقف زندگی دار الفضل ۔ ربوہ۔

درخواست دعا

برادرم خان محمد صاحب آف گوجرانوالہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب جماعت احمدیہ بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد انور خان عابد ربوہ)

(۲) میرے لڑکے کا پی ایم اے کا رزلٹ نکلا ہے وہ تحریری پرچے میں کامیاب ہو گیا ہے اب میڈیکل اور کوہاٹ کا امتحان باقی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو امتحانات میں میرے لڑکے کو کامیابی عطا فرمائے۔ آمین (ممتاز فقراللہ خان مری)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۰۵	امۃ الباسط بنت میجر سرتاج ملک دو المیال ضلع جہلم	۵۰
۱۰۶	امۃ المتین گوجرانوالہ	۶۸
۱۰۷	امۃ الحفیظ بنت ملک خدا بخش ساہیوال	۷۷
۱۰۸	قمر النساء بنت فیروز خان کھاریاں	۷۴
۱۰۹	وسیمہ مجوکہ ملتان	۸۰
۱۱۰	امۃ الوسیم ساہیوال	۷۱
۱۱۱	سلمہ باجوہ گوجرانوالہ	۵۳
۱۱۲	منیرہ صادقہ "	۶۶
۱۱۳	وحیدہ بنت عبدالرحیم جہلم	۷۴
۱۱۴	امۃ الشافی منڈی بہاؤالدین	۷۹
۱۱۵	صفیہ بیگم بنت محمد یوسف چک ۱۶۸	۶۷
۱۱۶	رفیعہ تبسم کھاریاں	۵۸
۱۱۷	نبیلہ اختر بنت محمد شفیع چک ۶۹ گھمبیٹ لیہ	۵۳
۱۱۸	اختر سلطانہ اوکاڑہ	۶۲
۱۱۹	امینہ خلیل دار الصدر جنوبی ربوہ	۵۲
۱۲۰	ریاض بیگم کھاریاں	۷۸
۱۲۱	عائشہ عبدالسلام دار الصدر غربی ربوہ	۵۵
۱۲۲	امۃ الحکیم آف نیروبی "	۵۱
۱۲۳	امۃ الرحمن بنت نور محمد صاحب "	۵۰
۱۲۴	حبابہ بنت ملک محمد اسحق صاحب "	۷۵
۱۲۵	مبارکہ بیگم بنت سید سردار شاہ جہلم	۶۰
۱۲۶	امۃ الحی عصمت اوچ شریف	۶۱
۱۲۷	زرینہ بیگم	۵۱
۱۲۸	امۃ النور راشدہ دار الرحمت شرقی ربوہ	۶۱
۱۲۹	امۃ النصیر بنت غلام محمد صاحب دار البرکات ربوہ	۵۰
۱۳۰	مریم صدیقہ کوہاٹ	۷۶
۱۳۱	طیبہ محمد اقبال سیالکوٹ	۵۲
۱۳۲	ناصرہ سلیم اعوان ملتان	۵۱
۱۳۳	صفیہ نسرین پشاور	۷۱
۱۳۴	مجیدہ رحمان ملتان	۶۰
۱۳۵	بشریٰ بیگم چک ۹۹ شمالی سرگودھا	۶۳
۱۳۶	محمودہ قمر منڈی بہاؤالدین	۶۹
۱۳۷	شرافت جہاں دار الرحمت وسطی ربوہ	۵۶
۱۳۸	بشریٰ شفیع سیالکوٹ	۵۴
۱۳۹	طاہرہ جبین سیالکوٹ	۶۵
۱۴۰	شمیم شریفہ پشاور	۹۴
۱۴۱	نصیرہ بنت عبدالسلام "	۸۶
۱۴۲	امۃ الحفیظ "	۸۹
۱۴۳	نعیمہ اختر راہوالی	۹۷
۱۴۴	آنسہ ممتاز کھاریاں	۸۰
۱۴۵	محمودہ ایاز جامعہ نصرت ربوہ (سوم)	۱۰۰
۱۴۶	صغریٰ فاطمہ دار الرحمت شرقی ربوہ	۵۸
۱۴۷	امۃ السلام بشارت احمد سرگودھا	۶۰
۱۴۸	قدسیہ بشیر بنت میجر بشیر احمد	۶۱
۱۴۹	انیس بشیر	۷۴
۱۵۰	فرحت پراچہ سرگودھا	۸۹
۱۵۱	عزیزہ خورشید دار الرحمت شرقی ربوہ	۷۹

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۵۲	امینہ اختر دار الصدر غربی ربوہ	۷۲
۱۵۳	نزہت خالدہ کھاریاں	۸۷
۱۵۴	جمیلہ محمد شریف دار الرحمت شرقی ربوہ	۵۹
۱۵۵	رحمت تنویر صاحبہ لاہور	۶۱
۱۵۶	امۃ الباسط صاحبہ چکوال	۵۷
۱۵۷	ستارہ پروین لاہور	۷۵
۱۵۸	عابدہ خان "	۵۰
۱۵۹	طیبہ صدیقہ "	۹۳
۱۶۰	امۃ الناصر راولپنڈی	۶۷
۱۶۱	حامدہ قریشی سرگودھا	۶۵
۱۶۲	مسرت پراچہ "	۷۱
۱۶۳	امۃ الکریم قریشی اوکاڑہ	۵۷
۱۶۴	ساجدہ پروین مردان	۷۴
۱۶۵	بلقیس عبدالعزیز ربوہ	۹۳
۱۶۶	فضیلت خانم سیالکوٹ	۹۹
۱۶۷	نعیمہ بشریٰ دار الرحمت غربی ربوہ	۹۲
۱۶۸	مبارکہ دار الصدر غربی ربوہ	۹۱
۱۶۹	محسنہ دار الصدر غربی ربوہ (سوم)	۱۰۰
۱۷۰	امۃ الرشید مردان	۹۹
۱۷۱	سیدہ امۃ الرفیق سیالکوٹ	۷۳
۱۷۲	عزیزہ بشیر دار الرحمت وسطی ربوہ	۷۵
۱۷۳	بشریٰ ایاز "	۸۶
۱۷۴	نسیم اختر دار الصدر جنوبی "	۹۵
۱۷۵	زاہدہ خانم دار النصر غربی "	۵۹
۱۷۶	بشریٰ صدیقہ دار الصدر جنوبی ربوہ	۵۵
۱۷۷	زرینہ بخاری جامعہ نصرت "	۵۸
۱۷۸	امۃ الشافی قریشی صاحبہ دار الرحمت غربی ربوہ (سوم)	۱۰۰
۱۷۹	سیدہ صاحبہ جیلی بنت سید سردار شاہ جہلم	۷۷
۱۸۰	فرحت اکبر صاحبہ ملتان شہر	۹۶
۱۸۱	رضیہ سلطان صاحبہ گوجرانوالہ	۹۱
۱۸۲	مبارکہ الطاف صاحبہ پنڈ دادنخان شہر	۵۸
۱۸۳	سیدہ ذاکر صاحبہ راولپنڈی	۸۳
۱۸۴	نسیم رحمان صاحبہ مردان	۸۹
۱۸۵	امۃ الحفیظ صاحبہ کھاریاں	۷۱
۱۸۶	امۃ الکریم صاحبہ جھنگ صدر (دوم)	۱۰۴
۱۸۷	رشیدہ بیگم صاحبہ "	۸۴
۱۸۸	خالدہ صدیقہ صاحبہ پشاور	۹۹
۱۸۹	حلیمہ فردوسی صاحبہ ایبٹ آباد	۸۰
۱۹۰	نعیم صادقہ صاحبہ گوجرانوالہ (اول)	۱۰۶
۱۹۱	امۃ الباسط صاحبہ رسالپور	۹۷
۱۹۲	نسیم منور صاحبہ منڈی بہاؤالدین	۹۴
۱۹۳	شاہدہ صدیقہ صاحبہ لاہور	۸۳
۱۹۴	ناصرہ تبسم صاحبہ گوجرانوالہ	۹۱
۱۹۵	امۃ القیوم صاحبہ جھنگ (اول)	۱۰۶

زیورک میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر وہاں کے اخبار

"ٹاگس انسائیگر" کا تفصیلی نوٹ

(بقیہ صفحہ اوّل)

زیورک مشن کا ۱۹۴۸ء میں قیام عمل میں آیا ۱۹۶۳ء میں ہماری حکومت کے ہمدردانہ تعاون کے باعث فورخ روڈ پر مسجد معرض وجود میں آئی جو اب وسطی یورپ میں حیاۃ اسلامی کے اہم مرکز کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اسلامی تہواروں کے موقع پر فورخ روڈ پر پانچ صد مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے جو دور دور سے زیورک آئے ہیں جن میں سے ایک حصہ ترکوں کا ہوتا ہے جو ہمارے ملک میں کام کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ گو یہ عموماً جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتے لیکن اسی مقام سے انہیں ایسی برادرانہ اخوت اور تعاون حاصل ہوتا ہے جو اس نئے ماحول میں ان اجنبیوں کو حاصل ہونا نہایت ضروری ہے۔ بہت سے اہل یورپ بھی ان مواقع پہ اس غیر متعصب آزاد۔ اور قدیم اسلامی سیرت کے ساتھ رابطہ قائم کرکے حقیقی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ یہ خصوصیت رکھتی ہے کہ یہ صحیح اسلامی تصورات کی علمبردار ہے اس کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد (علیہ الصلوۃ والسلام) نے رکھی جن کا وصال ۱۹۰۸ء میں ہوا اور جنہیں ان کے پیرو مہدی موعود یقین کرتے ہیں۔ دیگر خدمات کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کی ایک اہم خدمت یہ ہے کہ اس نے قرآن کریم کے مستند تراجم شائع کئے۔ ان تراجم نے خصوصاً مغربی دنیا میں اسلامی فکر کا جو قاہرہ کے انداز فکر سے ممتاز ہے بہتر شعور پیدا کیا ہے۔

امام حضرت مرزا ناصر احمد نے ایک غیر رسمی مجلس استقبالیہ میں جس میں مسجد سے تعلق رکھنے والے اور دیگر احباب مدعو تھے اس امر پہ زور دیا کہ اسلام اپنے اصل کے لحاظ سے امن کا مذہب ہے اور اس کے پیروؤں کو صرف اور صرف اپنے قومی اور مذہبی دفاع کے لئے ہتھیار اٹھانے کی اجازت ہے۔ آپ کا یہ ارشاد بہت دلچسپ تھا کہ "ہولی وار" کا ترجمہ اسلام میں لغوی طور پہ موجود نہیں۔ قرآن نے جو اصطلاح استعمال کی ہے وہ "جہاد" ہے جس کا مطلب انتہائی کوشش ہے جو انسان دعا اور تدبیر کے ذریعہ ایک مقصود کے حصول کے لئے کرتا ہے۔ یہ کوشش روحانی و مادی دونو طرح کی ہو سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا جس طرح آپ صبر سے یہاں ایک گھنٹہ سے بیٹھے باتیں سن رہے ہیں آپ نے بھی گویا ایک رنگ کا جہاد کیا ہے"

(آخر میں اخبار مذکور نے اپنی طرف سے توقع کا اظہار کرتے ہوئے لکھا:-)

"ہم اپنی دنیا کی بہتری کے خیال سے امید رکھتے ہیں کہ ایسی امن پسند قوتوں کی آواز جہاں بھی بلند ہو سنی جائے گی"

(روزنامہ "ٹاگس انسائیگر" زیورک مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۶۷ء)

نیوز ایجنسی کی ارسال کردہ خبر!

سوئٹزرلینڈ کے متعدد اخبارات نے نیوز ایجنسی کی مندرجہ ذیل خبر شائع کی:-

"جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے اعزاز میں ۱۱ جولائی کو مسجد محمود زیورک میں ظہرانہ کی تقریب منعقد ہوئی جس میں مختلف ڈپلومیٹس اور مذہبی شخصیتیں مدعو تھیں جہاں خصوصی کے اکرام میں منعقد ہونے والی اس تقریب میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کا مدعو کیا جانا خود اپنی ذات میں رواداری کی ایک علامت تھی۔ مرکزی پارلیمنٹ کے رکن کارل کیٹرر (KARL KETTERER) نے اپنی تقریر میں بجا طور پر کہا:

"صرف حقیقی رواداری کی بناء پر ہی اعتماد کی ایسی فضا پیدا کی جاسکتی ہے جو دنیا میں قیام امن کے لئے ضروری ہے"۔

جماعت احمدیہ کی بنیاد ۱۸۸۹ میں رکھی گئی جو امن اور تسلیم و رضا کا تقاضا کرتی ہے۔ برصغیر ہند و پاکستان کے علاوہ اس جماعت کی ۳۲ ممالک میں تین صد مساجد ہیں۔ اب کوپن ہیگن میں یورپ کی چھٹی مسجد کا افتتاح ہوگا"۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

شاہ حسین ماسکو جائیں گے

بیروت ۹ اگست۔ اردن کے شاہ حسین عنقریب ماسکو جارہے ہیں۔ یہ اطلاع ممتاز عرب اخبار "الانوار" نے دی ہے۔ اخبار نے اردن کے باخبر ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ شاہ ان دنوں ماسکو کے دورے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ان کا یہ دورہ پورے مشرق وسطی کے لئے زبردست اہمیت کا حامل ہوگا۔

اردن اور اسرائیل کی فوجوں کے درمیان لڑائی

بیروت ۹ اگست اردن اور اسرائیل کی فوجوں میں دوبارہ لڑائی شروع ہوگئی ہے اور فریقین تھوڑے تھوڑے وقفے سے ایک دوسرے پر مشین گنوں سے گولیاں برسا رہے ہیں عمان میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیلی فوجیں ہلکی توپیں بھی استعمال کر رہی ہیں دونوں فوجوں میں جھڑپیں شروع ہوئے ۴۸ گھنٹے گذر چکے ہیں۔ اور ابھی تک فائر بندی نہیں ہو سکی ہے دونوں ملکوں نے اقوام متحدہ کے مبصروں سے شکایت کی ہے اور ایک دوسرے پر پہلے جارحیت کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔

یوگوسلاویہ کا نیا مصالحتی فارمولا

واشنگٹن ۹ اگست۔ یوگوسلاویہ کے صدر ٹیٹو نے عرب اور اسرائیل میں مصالحت کرانے کا فیصلہ کیا ہے اور جمعرات کو قاہرہ میں جب وہ صدر ناصر سے ملاقات کریں گے تو اپنا مصالحتی فارمولا پیش کریں گے۔ جس کا بنیادی مقصد اسرائیل کے وجود کو تسلیم کرانا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ نے بتایا کہ فارمولا کے مطابق اگرچہ عرب علانیہ رسمی طور پہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کا اعلان نہیں کریں گے لیکن اقوام متحدہ اور بڑی طاقتیں اسرائیل کو علاقائی سلامتی کی ضمانت دیں گی۔ اور عرب یہ وعدہ کریں گے کہ وہ جنگ میں پہل نہیں کریں گے۔ صدر ٹیٹو نے اپنے مصالحتی فارمولا کے بارے میں سفارتی سطح پر صلاح و مشورے مکمل کر لئے ہیں اور اب وہ صدر ناصر سے اسے منظور کرنے کو کہیں گے۔

شیخ عبداللہ کی مسلسل نظربندی

سری نگر ۹ اگست۔ پورے کشمیر اور پاکستان میں آج شیخ محمد عبداللہ کی گرفتاری اور چودہ سالہ کی مسلسل نظربندی کے خلاف یوم احتجاج منایا جارہا ہے۔ شیر کشمیر کو ۹ اگست ۱۹۵۳ء کو معزول کر کے گرفتار کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ انہوں نے کشمیر کو بھارت کا حصہ بنانے سے انکار کر دیا تھا۔ اس وقت سے اب تک وہ مسلسل قید و بند کی مصیبت جھیل رہے ہیں گزشتہ چودہ سال کے دوران میں انہیں دو بار مختلف وقفوں کے لئے رہا کیا گیا۔ ان دنوں وہ دہلی میں نظر بند ہیں۔

انڈونیشیا میں خانہ جنگی کا خطرہ

جکارتہ ۹ اگست۔ انڈونیشیا میں دوبارہ خانہ جنگی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور مشرقی جاوا میں سابق صدر سوکارنو کے حامیوں کی جانب سے بغاوت کے خطرہ کے پیش نظر فوج طلب کر لی گئی ہے۔ جزیرہ کے عوام کو خبردار کیا گیا ہے کہ اگر انہوں نے گڑبڑ پھیلانے کی کوشش کی تو فوج سخت کارروائی کرے گی۔ حکومت نے یہ اقدام ان خبروں کے بعد کیا ہے کہ سابق صدر کے حامی عناصر بعض فوجی یونٹوں کی حمایت سے مشرقی اور وسطی جاوا میں بغاوت کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

ادھر سوکارنو کی حامی نیشنلسٹ پارٹی نے حکومت کے خلاف اپنی مہم تیز کر دی ہے اور عوام سے کھلم کھلا کہا جارہا ہے کہ وہ سوکارنو کو دوبارہ برسر اقتدار لے آئیں اور ان کے مخالفوں کا خاتمہ کر دیں۔ نیشنلسٹ پارٹی کو چھپے ہوئے مسلح کمیونسٹوں اور فوجی یونٹوں کی حمایت حاصل ہے اس کے علاوہ مشرقی جاوا اور دوسرے علاقوں کے عوام کی خاصی بڑی تعداد بھی سابق صدر کو برسر اقتدار لانے کی جدوجہد میں پیش پیش ہے۔

خریداران صاحبان "الفرقان"

کے لئے ضروری اطلاع

خریدار صاحبان ماہنامہ الفرقان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ الفرقان کا جولائی اور اگست کا شمارہ تیار ہو گیا ہے اور ۱۰ اگست کو ان کی خدمت میں بذریعہ ڈاک روانہ کیا جارہا ہے۔

فیصلہ کیا گیا ہے کہ جن احباب کا چندہ ختم ہو گیا ہے ان کی خدمت میں پرچہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے اور جب تک رقم وصول نہ ہو آئندہ پرچہ جاری نہ کیا جائے گا۔

(منیجر ماہنامہ الفرقان۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴